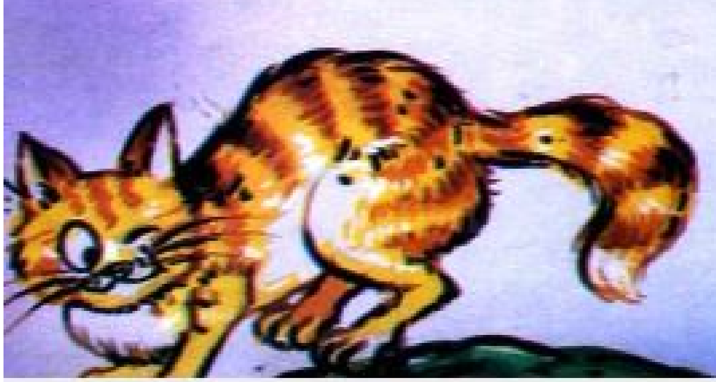


اسلم کی بلّی

مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی
مرتب : افضال احمد

rekhta



78238

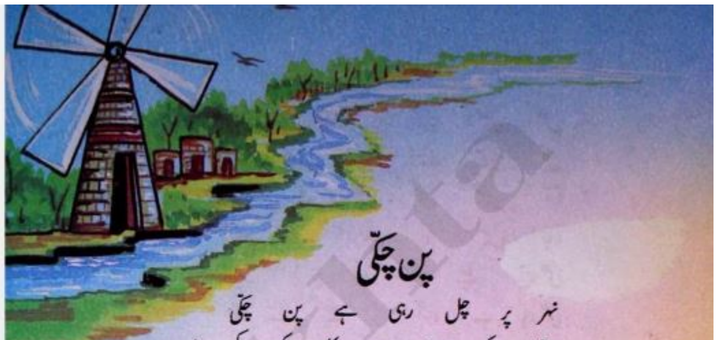


ہماری گائے

رب کا شکر ادا کر بھائی
جس نے ہماری گائے بنائی
اس مالک کو کیوں نہ پکاریں؟
جس نے پلائیں دودھ کی دھاریں
خاک کو اس نے سبزہ بنایا
سبزہ کو پھر گائے نے کھایا
کل جو گھاس چری تھی بن میں
دودھ بنی اب گائے کے تھن میں
سبحان اللہ! دودھ ہے کیسا
تازہ گرم، سفید اور میٹھا
دودھ میں بھیگی روٹی میری
اس کے کرم نے بخشی سیری

C
851
ISA

دودھ دہی اور مٹھا مسکا
دے نہ خدا تو کس کے بس کا
گائے کو دی کیا اچھی صورت
خوبی کی ہے گویا مورت
دانہ دنکا بھوسی چوکر
کھا لیتی ہے سب خوش ہو کر
کھا کر تنکے اور ٹھیترے
دودھ ہے دیتی شام سویرے
کیا ہی غریب اور کیسی پیاری
صبح ہوئی جنگل کو سدھاری
سبزہ سے میدان ہرا ہے
جھیل میں پانی صاف بھرا ہے
پانی موجیں مار رہا ہے
چرواہا چمکار رہا ہے
پانی پی کر، چارہ چر کر
شام کو آئی اپنے گھر پر
ڈورن میں جو دن ہے کاٹا
بچہ کو کس پیار سے چاٹا
بچھڑے اس کے بیل بنائے
جو کھیتی کے کام آئے
رب کی حمد و ثنا کر بھائی
جس نے ایسی گائے بنائی



پن چکّی

نہر پر چل رہی ہے پن چکّی
دھن کی پوری ہے کام کی پکی
بیٹھتی تو نہیں کبھی تھک کر
تیرے پہیہ کو ہے سدا چکر
پیسنے میں لگی نہیں کچھ دیر
تو نے جھٹ پٹ لگا دیا اک ڈھیر
لوگ لے جائیں گے سمیٹ سمیٹ
تیرا آٹا بھرے گا کتنے پیٹ
بھر کے لاتے ہیں گاڑیوں میں اناج
شہر کے شہر ہیں تیرے محتاج
تو بڑے کام کی ہے اے چکّی!
کام کو کر رہی طے چکّی
ختم تیرا سفر نہیں ہوتا
نہیں ہوتا مگر نہیں ہوتا

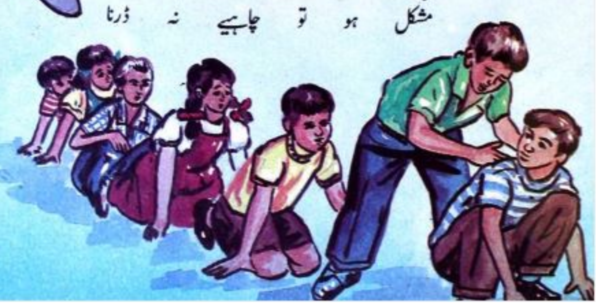


پانی ہر وقت بہتا ہے ڈھل ڈھل
جو گھماتا ہے آکے تیری کل
کیا تجھے چین ہی نہیں آتا
کام جب تک نبڑ نہیں جاتا
مینہ برستا ہو یا چلے آندھی
تو نے چلنے کی شرط ہے باندھی
تو بڑے کام کی ہے اے چکّی
مجھ کو بھاتی ہے تیری لے چکّی
علم سیکھو سبق پڑھو بچو
اور آگے چلو بڑھو بچو
کھیلنے کودنے کا مت لو نام
کام جب تک ہو نہ جائے تمام
جب نبڑ جائے کام تب ہے مزہ
کھیلنے، کھانے اور سونے کا
دل سے محنت کرو خوشی کے ساتھ
نہ کرو آنا کے خامشی کے ساتھ
دیکھ لو چل رہی ہے پن چکّی
دھن کی پوری ہے کام کی پکی



ایک وقت میں ایک کام

ہے کام کے وقت کام اچھا
اور کھیل کے وقت کھیل زیبا
جب کام کا وقت ہو کرو کام
بھولے سے بھی کھیل کا نہ لو نام
ہاں کھیل کے وقت خوب کھیلو
کودو پھاندو کہ ڈنڈ پیلو
خوش رہنے کا ہے یہی طریقہ
ہر بات کا سیکھئے سلیقہ
ہمت کو نہ ہاریو خدارا
مت ڈھونڈیو غیر کا سہارا
اپنی ہمت سے کام کرنا
مشکل ہو تو چاہیے نہ ڈرنا



جو کچھ، ہو سو اپنے دم قدم سے
کیا کام ہے غیر کے کرم سے
مت چھوڑیو کام کو ادھورا
بے کار ہے جو ہوا نہ پورا
ہر وقت میں صرف ایک ہی کام
پاسکتا ہے بہتری سے انجام
جب کام میں کام اور چھیڑا
دونوں ہی میں پڑ گیا بکھیڑا
جو وقت گزر گیا اکارت
افسوس ہوا خزانہ غارت
ہے کام کے وقت کام اچھا
اور کھیل کے وقت کھیل زیبا



اسلم کی بلی

چھوٹی سی بلی کو کرتا ہوں میں پیار
صاف ہے ستھری ہے بڑی ہے کھلدر
گود میں لیتا ہوں تو کیا گرم ہے
گالے کی مانند رُواں نرم ہے
میں جو نہ چھیڑوں تو نہ جھلائے وہ
میں نہ ستاؤں تو نہ غرائے
کھینچ کے دُم اب نہ ستاؤں گا میں
گھر میں سے باہر نہ بھگاؤں گا میں
اب نہ ڈرے گی وہ میری مار سے
کھیلیں گے ہم دونوں بہت پیار سے
صحن میں، گھر میں، کبھی میدان میں
کھیلیں گے در میں کبھی دلان میں
دُم کو ہلا میرے پڑے گی وہ پاؤں
بولے گی پھر پیار سے یوں "میاؤں میاؤں"



دوں گا اسے گیند میں جب آن کر
جھپٹے گی وہ اس پہ چوہا جان کر
تاک لگائے گی، دبوچے گی خوب
مار ہٹے اسے نوچے گی خوب
ہم نے بڑے پیار سے پالا اسے
کہتے ہیں سب چوہوں کی خالہ اسے

شب برات

اے شب برات عمر ہے تیری بہت بڑی
میں سن و سال تیرے کہاں تک کروں شمار
ہے ہجرت رسول کو یہ تیرہویں صدی
اور تو ہر ایک سال میں آتی ہے ایک بار
دیکھا ہے تو نے آنکھ سے اسلام کا عروج[1]
تجھ کو تو خوب یاد ہے تاریخ روزگار
کرتا ہوں اک سوال مجھے تو جواب دے
پہلے بھی تھا یہ فرقۂ اسلام کا شعار؟
کیا امت نبی کی یہی رسم و راہ تھی؟
جو فی زمانا ہے مروج بہر، دیار
بول اٹھا جو تو نے دیکھی ہوا اگلے زمانہ میں
حلوے کی چاٹ اور اناروں کی یہ بہار
ہے فرض عین آج پٹاخوں کا چھوڑنا
یہ مشغلہ نہ ہووے تو بچے ہیں بے قرار
حلوا نہ کھائے جو وہ مسلمان ہی نہیں
چھوڑے نہ انار، وہ کاہے کا دیندار
سامان کوئی گھر میں میسر اگر نہ ہو
حلوائی اور بنیئے سے لے آتی ہیں اُدھار

بھجوائیں دے کے فاتحہ مردوں کے واسطے
اسلام کا ہے اب تو اسی رسم پر مدار
بولی شب برات کہ میں کیا جواب دوں؟
لوگوں کے سر پہ جب سے جہالت ہوئی سوار
اسلام کے طریق سے بس ہو کے منحرف[2]
کر بیٹھے ہیں مراسم بیہودہ اختیار
یہ قوم آج اہل جہاں کی نگاہ میں
بد رسموں سے آپ ہے اپنی ذلیل و خوار
اسلام میں پتا بھی نہیں جن رسوم کا
اصل اصول دیں انہیں کرنے لگے شمار

۱۔ ترقی ۲۔ پھر کر

rekhta

تاروں بھری رات

ارے چھوٹے چھوٹے تارو،
کہ چمک دمک رہے ہو
تمہیں دیکھ کر نہ ہووے
مجھے کس طرح تحیرا
کہ تم اونچے آسماں پر
جو ہے کُل جہاں سے اعلیٰ
ہوئے روشن اس رِوش سے
کہ کسی نے جڑ دیئے ہیں
گہر اور لعل گویا
جو ہیں آفتاب تاباں[2]
نے چھپایا اپنا چہرہ
وہیں جلوہ گر ہوئے تم
یہ تمہاری جگمگاہٹ
ہے . مسافروں کے حق میں
بڑی نعمت اور راحت
اگر اتنی روشنی بھی
نہ میسر آتی ان کو
تو غریب جنگلوں میں

یونہی بھولتے بھٹکتے
نہ تمیز راس و چپ کی
نہ طرف کی ہوتی اٹکل
نہ نشان راہ پاتے
وہ غریب کھیت والے
وہ امید وار دہقاں[3]
کہ کھڑی ہے جن کی کھیتی
کہیں کھیت کٹ رہا ہے
کہیں گہہ رہا ہے خرمن
نہیں آنکھ ان کی جھپکی
یونہیں شام سے سحر تک
ہیں تمام رات جاگے
نہ گھڑی ہے واں نہ گھنٹہ
نہ شمار وقت و ساعت[3]
مگر اے چمکنے والو
ہو تمھیں انہیں بجھانے
کہ گئی ہے رات اتنی
وہ جہاز جن کے آگے
ہے وسیع براعظم
انہیں ہولناک موجوں
سے مقابلہ ہے کرتا

rekhta

کوئی ہے چلا وطن سے
کوئی آرہا ہے واپس
انھیں کچھ خبر نہیں ہے
کہ کدھر ہے ان کی منزل
نہ تو مرحلہ نہ چوکی
نہ سراغ راہ کا ہے
نہ کوئی دلیل و رہبر
مگر اے فلک کے تارو
تمھیں ان کے رہ نما ہو



کوّا

کوّے ہیں سب دیکھے بھالے
چونچ بھی کالی پیر بھی کالے
کالی کالی وردی سب کی
اچھی خاصی ان کے ڈھب کی
کالی سینا کے ہیں سپاہی
ایک سی صورت ایک سیاہی
لیکن ہے آواز بری سی
کان میں جا لگتی ہے چھری سی
یوں تو کوّا ہے حرص کا بندہ
کچھ نہ چھوڑے پاک نہ گندہ
اچھی ہے پر اس کی عادت
بھائیوں کی کرتا ہے یہ دعوت
کوئی ذرا سی چیز جو پائے
کھائے نہ جب تک سب کو بلائے
کھانے دانے پر ہے گرتا
پیٹ کے کارن گھر گھر پھرتا





دیکھ لو وہ دیوار پہ بیٹھا
غلہ کی ہے مار پہ بیٹھا
کیونکر باندھوں اس پہ نشانہ
بے صبرا چوکنا سیانا
تاک رہا ہے کونہ کھدرا
کچھ دیکھا تو نیچے اترا
اس کو بس آتا ہے اُچھلنا
جانے کیا دو پاؤں سے چلنا
اچھلا، کودا، لپکا، سکڑا
ہاتھ میں تھا بچے کے ٹکڑا
آنکھ بچا کر جھٹ لے بھاگا
واہ رے تیری پھرتی کاگا
ہا ہا کرتے رہ گئے گھر کے
یہ جا وہ جا چونچ میں بھر کے
پیڑ پہ تھا چڑیا کا بسیرا
اس کو ظالم نے جا گھیرا
ہاتھ لگا چھوٹا سا بچہ
نوچا پھاڑا کھا گیا کچا
چڑیا رو رو جان ہے کھوتی
ہے ظالم کی جان کو روتی

چیں چیں چیں چیں دے کے دہائی
اپنی چِتا سب کو سنائی
کون ہے جو فریاد کو پہنچے
بے چاری کی داد کو پہنچے
پکنے پر جب مکئی آئی
کوؤں نے جا لوٹ مچائی
دودھیا بھٹا چونچ سے چیرا
بیچ بیچ کا ہے اٹھائی گیرا
رکھوالے نے پائی آہٹ
گو لے کر اٹھا جھٹ پٹ
ہریا ہریا شور مچا کر
ڈھیلا مارا تڑ سے گھما کر
سن کے تڑاکا کوا بھاگا
تھوڑی دیر میں پھر جا لاگا
لالچ خور ڈھیٹ نڈر ہے
ڈاکو سے کچھ اس میں کسر ہے
ڈاکو ہے یا چور اُچکا
پر ہے اپنی دُھن کا پکا

چیں چیں چیں چیں دے کے دہائی
اپنی چِڑیا سب کو سنائی
کون ہے جو فریاد کو پہنچے
بے چاری کی داد کو پہنچے
پکنے پر جب مکئی آئی
کوؤں نے جا لوٹ مچائی
دودھیا بھٹا جو چونچ سے چیرا
بیچ بیچ کا ہے اٹھائی گیرا
رکھوالے نے پائی آہٹ
گو لے کر اٹھا جھٹ پٹ
ہریا ہریا شور مچا کر
ڈھیلا مارا تڑ سے گھما کر
سن کے تڑاکا کوا بھاگا
تھوڑی دیر میں پھر جا لاگا
لالچ خور ڈھیٹ نڈر ہے
ڈاکو سے کچھ اس میں کسر ہے
ڈاکو ہے یا چور اُچکا
پر ہے اپنی دُھن کا پکا

بچوں کے لیے مصور کہانیاں

بارہ مہینے	کشور ناہید	پیاری امی	رضا علی عابدی
مغرور گھوڑا	کشور ناہید	پہلی گنتی	رضا علی عابدی
سونے کی کلہاڑی	کشور ناہید	گنگناتا قاعدہ	رضا علی عابدی
آزادی کی خوشی	کشور ناہید	بندر کی اب پ	رضا علی عابدی
پرندوں کا بادشاہ	کشور ناہید	چوری چوری چپکے چپکے	رضا علی عابدی
گھاس کی گڑیا	کشور ناہید	نٹ کھٹ لڑکا	رضا علی عابدی
ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے	کشور ناہید	مُن مُن	رضا علی عابدی
ٹیڑھا درخت	کشور ناہید	چمپا	رضا علی عابدی
آنکھ مچولی (نظمیں)	کشور ناہید	الٹا گھوڑا	رضا علی عابدی
سنہرا دریا	موکو ہاتو جو	ظالم بھیڑیا	رضا علی عابدی
ایک کان والا ہرن	موکو ہاتو جو	کمال کے آدمی	رضا علی عابدی
کلیلہ دمنہ	انتظار حسین	چوری چوری چپکے چپکے (بڑی کتاب)	رضا علی عابدی
اسلم کی بلی	افضال احمد	قاضی جی کا اچار	رضا علی عابدی
ایک بچہ ایک جگنو	افضال احمد	پاکستان	پیٹر ایونز
عجیب چڑیا	افضال احمد	چچا چھکن	امتیاز علی تاج
ایک گدھا شیر بنا	افضال احمد	ہونہار بیٹی	ڈاکٹر نیلم
بچوں کی نظمیں	افضال احمد	نانو کی عینک	رسکن
فاختہ اور لومڑی (انوار سہیلی کی کہانیاں)		کم کی کہانی اور چیتے کے نشان	رڈیارڈ کپلنگ
پہلا تارا	رضا علی عابدی	زندگی کے چند سنہری اصول	ڈپٹی نذیر احمد
پہلی کرن	رضا علی عابدی	چوہے میاں کی شادی	رقیہ جعفری
میری امی	رضا علی عابدی	مغلوں کی عظیم سلطنت	فیونا

Rs. 100.00

www.sangemeel.com
ISBN-10 969-35-0686-3
ISBN-13 978-969-35-0686-0
9789693506860

rekhta